خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 21- ستمبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر32

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

سوموار 21- ستمبر 1998ء 29 جمادی الاول 1419ھ -21- تبوک 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 208

امانت

ابو حرہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔
جس شخص کے پاس کوئی امانت ہے وہ اس شخص کو ادا کر دے جس نے اس کے پاس امانت رکھوائی تھی۔
(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 73)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت کے مضمون کو صحیح طور پر سمجھیں گے تو زندگی کا ہر لمحہ سنور جائے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے امانت کا مضمون سمجھیں

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ پر نظر رکھتے ہوئے قدم آگے بڑھانے چاہئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18- ستمبر 1998ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:- 18- ستمبر 1998ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے امانت کے مضمون پر حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں وضاحت فرمائی- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے سے حسب معمول لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا اور سات زبانوں انگلش، عربی، بنگالی، فرنچ، جرمن، بوسنین اور ترکی میں ساتھ ساتھ رواں ترجمہ نشر ہوا-

حضور نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں کا دور دور تک خیال رکھتے ہیں- اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی مخفی حالتیں اس سے بہت دور رہتی ہیں اور وہ تقویٰ کی دوربین کے سوا ان کو دیکھ ہی نہیں سکتا- اس لئے مومن ایسی تمام حالتوں پر نظر رکھ کر امانت کا حق ادا کرتا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ انسان کی تمام خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے- تمام اعضائے جسمانی کو ٹھیک ٹھیک ان کے محل پر استعمال کرنا ہے- جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی اس بنیادی تعلیم کو پیش نظر رکھے اور اپنے خدوخال کو درست کرتی رہے- یہ کام دعا کے بغیر ممکن نہیں- کتنا ہی مشکل مضمون ہو اگر آپ سفر شروع کر دیں اور اللہ سے رہنمائی مانگیں تو راستہ آسان ہو جاتا ہے- اس کی مثال ان بچوں سے ہے جو ماں باپ کے آگے آگے دوڑتے ہیں اور جو مڑ مڑ کر پیچھے ماں باپ کو دیکھتے رہتے ہیں وہ ٹھوکروں سے بچے رہتے ہیں-

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ حقیقی امانت صرف ایک شخص کو دی گئی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو- آنحضرتؐ کے سوا ایک بھی شخص نہیں جس نے کامل طور پر امانت واپس کی ہو- اس کا مطلب سارے قویٰ کو صرف خدا کی راہ میں صرف کر دینا ہے- جو اپنے اعضاء کو بے محل استعمال کرتا ہے وہ امانت کا حق ادا نہیں کر سکتا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تمام قویٰ کی بہت گہری نظر سے حفاظت کی- انسانوں اور بنی نوع کے حقوق کی ادائیگی کی- آپ کا لمحہ لمحہ اللہ کے لئے وقف تھا- اس بات پر جتنا غور کرتے جائیں یہ سرمایہ ختم نہیں ہوگا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس جس طرح سے امانت کا حق ادا فرمایا حضور ایدہ اللہ نے اس کی تفصیلی وضاحت فرمائی- اور فرمایا کہ نہ صرف خود امانت کا حق ادا کیا بلکہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک ہر عضو کے بارے میں ایسی ہدایات بیان فرمائیں جن پر عمل کر کے ہم بھی امانت کا حق ادا کر سکتے ہیں- حضور نے فرمایا اس طرح اگر ہم امانت کے مضمون کو سمجھیں گے تو ہر لمحہ زندگی سنور جائے گی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج بھی عملاً ہر اس شخص کی مدد کرتے ہیں جو خدا کی حمد و تسبیح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کر مدد حاصل کرتا ہے- آنحضورؐ نے فرمایا مجھ پر درود بھیج کر دعائیں کرو تو تمہاری دعائیں قبول ہوں گی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ دعا ہمیں سکھا دی تو لازم تھا کہ آپ پر درود بھیجا جائے- درود و سلام بھیجتے ہوئے امانت کا حق ادا کرنا آسان ہو جائے گا- حضرت صاحب نے فرمایا امن کی حالت میں آنحضرتؐ پر درود بھیجو تو خطرات کے وقت وہ درود آپ کی حفاظت کرے گا-

حضرت صاحب نے فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے بعد آنے والے اس سے بھی زیادہ باتیں پوری ہوتی دیکھیں گے-

حضور نے آخر میں فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ اس تفصیل کے ساتھ غور کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد امانتوں کا حق ادا کریں گے-

دیانتدار لوگ

ایک صحابیؓ کے پاس کسی کی امانت محفوظ تھی- لیکن مالک کہیں چلا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے- اور سارا واقعہ بیان کیا- آپؐ نے فرمایا- کہ جاؤ- اور ایک سال تک تلاش کرو- چنانچہ انہوں نے پوری کوشش کی- لیکن وہ نہ ملا- سال کے بعد پھر دربار رسالت میں حاضر ہوئے- اور عرض کیا- کہ وہ نہیں ملا- آپؐ نے فرمایا- پھر تلاش کرو- چنانچہ سال کے بعد پھر آکر کہا- کہ وہ نہیں ملا- اس پر آپؐ نے فرمایا- کہ اس قبیلہ کا جو آدمی پہلے ملے- اس کے حوالے کر دو- چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا-

حضرت عقیل بن ابی طالب جنگ حنین کے بعد واپس آئے- تو بیوی نے پوچھا- کہ مال غنیمت میں کچھ لائے ہو- یا نہیں- انہوں نے کہا- کہ یہ ایک سوئی کپڑے سینے کے لئے ہے- یہ کہہ کر سوئی بیوی کے حوالہ کر دی اتنے میں منادی کرنے والے کی آواز آئی- کہ جو کچھ مال غنیمت میں سے کسی کے پاس ہے- وہ جمع کرا دے- چنانچہ آپ نے فوراً سوئی بیوی سے لے لی- اور جا کر جمع کرا دی-

فتح خیبر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں کی زمینیں مقامی مزارعین کو بٹائی پر دے دی تھیں- جب فصل پک کر تیار ہوئی تو آپؐ نے ایک صحابی حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو پیداوار کا حصہ لینے کے لئے بھیجا- انہوں نے جا کر پیداوار کے دو حصے کر دیئے اور مزارعین سے کہا- کہ ایک حصہ جو تمہیں پسند ہو- تم لے لو- لیکن یہود اس سے زیادہ لینے کے خواہش مند تھے- انہوں نے اپنی عورتوں کے زیورات جمع کئے- اور بطور رشوت حضرت عبداللہؓ کو دینا چاہے- تا ان کے ساتھ رعایت کر دیں- لیکن انہوں نے جواب دیا- کہ اے یہود تم میرے نزدیک مبغوض ترین مخلوق ہو- لیکن یہ بغض مجھے تمہارے ساتھ کسی ناانصافی پر آمادہ نہیں کر سکتا- باقی رہا رشوت کا سوال تو یہ مال حرام ہے- اور مجھ سے یہ امید نہ رکھو کہ میں یہ کھانے کے لئے تیار ہوں گا-

بحوالہ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے
از رحمت اللہ شاکر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

خطبہ جمعہ

ریاکاری سے اور بخل سے بچیں گے تو نہ صرف اللہ تعالیٰ آپکو اپنی زندگی میں کامیاب فرمائے گا بلکہ آپ اپنی نسلوں کی زندگی میں بھی مسلسل ان نیکیوں کو جاری دیکھیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 17- جولائی 1998ء بمطابق 17- وفا 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارۂ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نساء کی آیات 38 تا 40 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ان آیات کی تلاوت کا مقصد یہ ہے کہ اس سے پہلے جو میں نے مالی قربانی کے تعلق میں خطبات دیئے تھے ان میں جن گروہوں کا ذکر تھا اس آیت میں ان کے علاوہ ایک گروہ کا ذکر ہے لہٰذا اس آیت سے مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ خدا کی راہ میں مالی قربانی سے ڈرنے والوں کی جتنی قسمیں پہلی آیات میں بیان ہوئی تھیں یہ قسمیں ان کے علاوہ ہیں اور میرے نزدیک خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والوں کا مضمون ان ساری آیات کے دائرے کے اندر رہتا ہے۔ پس میں نے سوچا کہ اب ان دو آیات کے اندر جو مضامین بیان ہوئے ہیں وہ بھی احباب کے سامنے کھول کر بیان کردوں۔

(فرمایا) ایک قسم یہ ہے کہ وہ لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ (-) اور چھپاتے ہیں اس کو جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا (-) اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اب یہ لوگ بظاہر مومن ہیں ورنہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا' نہ اس کی تعلیم دیتے کہ کچھ کم خرچ کیا کرو مگر اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ کافروں کا سا ہے۔ فی الحقیقت خدا کی نظر میں یہ کافر ہیں اور ایسے کافر ہیں جن کے لئے رُسوا کُن عذاب مقدر کیا گیا ہے۔

یہ کون لوگ ہیں' کیوں ایسا کرتے ہیں؟ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ شخص جو خسیس ہو' دل کا کنجوس ہو' اس میں بعض دفعہ اپنے نفس پر تنگی کا رجحان بھی غالب ہوتا ہے۔ یعنی خسیس ہر قسم کے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں جو دکھاوے کے لئے بہت خرچ کرتے ہیں ان کا بعد میں ذکر آئے گا۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو بڑے بڑے محلات میں رہتے ہیں اور اس بات سے نہیں ڈرتے کہ لوگ سمجھیں گے کہ وہ امیر ہیں مگر کچھ خسیس ایسے ہیں جو اپنے حالات پر اپنی طرف سے تنگی وارد کرتے ہیں۔ وہ اتنے کنجوس ہوتے ہیں کہ اپنے اوپر بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ اور جب دیکھتے ہیں کہ اور بھی لوگ ہیں جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہیں اور ان کی بظاہر مالی حالت ان جیسی ہی ہوتی ہے تو ڈرتے ہیں کہ ان کی یہ کمزوری ننگی نہ ہو جائے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ان جیسا ہی رویہ اختیار کریں۔

پس یہ وہ لوگ ہیں جو بخل کرتے بھی ہیں اور بخل کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ لوگوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو تم کیا اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہو۔ تم کھلے ہاتھوں سے خرچ کرتے ہو' تمہارا روپیہ کم ہو جائے گا اور سب لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ تمہارے پاس پیسہ ہے پھر بھکاری اور فقیر لوگ تمہاری طرف دوڑے چلے آئیں گے تو عقل سے کام لو اور اپنے گھریلو حالات میں تنگی اختیار کرو۔ اس غرض سے یہ ان کو حکم دیتے ہیں۔ (-) اور اس مال کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے۔ اگر یہ بخل نہ کریں تو یہ مال سب کو نظر آنے لگ جائے گا تو رہتے غریبوں کی طرح ہیں اور اپنے اموال کو بہت چھپا کے رکھتے ہیں حالانکہ اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا تھا۔ جو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہو اس سے یہ ناشکری کا سلوک بہت ہی ناپسندیدہ ہے بلکہ ان اس قدر ناپسندیدہ ہے کہ فرمایا (-) ہم نے کافروں کے لئے بہت رُسوا کُن عذاب تیار کر لیا ہے۔

ان کے برعکس ایک شکل ایسی بھی ہے جو ہوتے تو بخیل ہیں مگر ریاکاری کی خاطر خرچ کرنے میں بہت بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ مرض جو ہے کہ بیاہ شادیوں کے موقع پر ہمارے پنجاب میں خاص طور پر دکھائی دیتا ہے۔ وہ پیسہ ڈالتے ہیں بلا کر' آوازیں دے کر کہ فلاں صاحب نے اتنا پیسہ ادا کر دیا ہے اس پر ایک بولی بولنے والا کہتا ہے فلاں صاحب نے اتنا پیسہ ادا کر دیا ہے۔ یہ ذلیل حرکت ہے۔ اگر تم نے کسی بچی کی خدمت کرنی ہے' کسی بھائی کو کچھ روپیہ دینا ہے تو مخفی ہاتھ سے دینے کی کوشش کرو' کیوں اس کو دنیا میں ذلیل کرتے ہو۔ لیکن یہ رواج چلا آ رہا ہے اور زمیندار اس پر فخر کرتے ہیں اور پھر لکھنے والے پورا حساب کتاب لکھ کے رکھتے ہیں کہ فلاں نے فلاں وقت فلاں بچی کو یہ دیا تھا اور یہ سنا کر دیا تھا۔ اگلی دفعہ جب یہ موقع آئے اور سنا کر دینے کا وقت آئے تو ہماری بولی اس سے بڑھ کر ہو' اس سے کم نہ ہو۔ غرضیکہ یہ سلسلے ریاکاری کے دنیا میں بھی چلتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کی خاطر خرچ کرنے کا موقع آئے تو باوجود اس کے کہ بخیل ہوتے ہیں وہ دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں' بہت بڑھا چڑھا کر بولی بھی دیتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو بولی تو دے دیتے ہیں لیکن پھر اسے پورا نہیں کرتے۔

پس ریاکاری کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ جو وعدوں کے وقت ریاکاری سے کام لیتے ہیں اور جب بھی کسی مجلس میں تحریک کی جائے وہ کہہ دیں گے میری طرف سے اتنی بڑی رقم لکھ لو۔ ایسے افراد کا میں نے ایک دفعہ تفصیلی جائزہ لیا کیونکہ مجھے شک تھا کہ ریاکار پھر جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو چونکہ مخفی ہاتھ سے ادائیگی ہوتی ہے وہ ادائیگی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اکثر لوگ جن میں میں نے ریاکاری کی علامتیں پائی تھیں وہ ادائیگی کے وقت بالکل غائب تھے۔ بہت بڑی بڑی رقمیں انہوں نے خدا کی راہ میں لکھوائی ہوئی تھیں اور جب ادائیگی کا وقت آیا تو صفر تھی۔ چنانچہ میں نے ان کے متعلق ہدایت جاری کردی کہ ان سے کبھی بھی کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے کیونکہ جو بظاہر خدا کی خاطر دیتے ہیں ان کی بولی ریاکاری ہے اور وعدہ لکھواتے وقت جانتے ہیں کہ ان کو ہرگز توفیق نہیں ملے گی کہ یہ رقم ادا کر سکیں تو یہ دھوکے باز ہیں ان سے ہرگز آئندہ کوئی چندہ بھی وصول نہ کیا جائے۔ اس فیصلے کے بعد جب ان لوگوں کے چندے پر میں نے نظر دوڑائی تو پتہ لگا کہ وصول نہ کیا جائے کے حکم کی ضرورت ہی نہیں تھی' چندہ دیتے ہی نہیں یہ خانہ ہی صفر ہے ان کا۔

تو عجیب و غریب لوگ ہیں دنیا میں جن کو قرآن کریم کی آیات نے گھیرے میں لے رکھا

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو (مالی قربانی) کے تعلق میں ہمیں دکھائی دیتا ہو یا نہ دکھائی دیتا ہو مگر قرآنی آیات نے اس مضمون کو اپنے اندر شامل نہ فرمالیا ہو۔ پس ریاکار بھی ہیں (-) وہ لوگ جو اپنے اموال لوگوں کو دکھانے کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ (-) وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔ ان کے متعلق بھی بہت سخت نتیجہ نکالا گیا ہے۔ جس طرح پہلے فرمایا تھا (-) ان کے متعلق فرمایا (-) جن کا شیطان ساتھی بن جائے اس سے برا ساتھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ تو جن کا اٹھتے بیٹھتے شیطان ساتھی ہو ان کے اعمال کا کیا حال ہو گا۔ کھوکھلے اور بے معنی' ان کی کوئی بھی حقیقت خدا کی نظر میں نہیں ہے۔

یہ دو باتیں بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) انہیں کیا ہو گیا ہے' ان پر کیا پتا پڑی ہے (-) کہ وہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ (-) اگر وہ اللہ پر ایمان لے آتے اور آخرت پر ایمان لے آتے تو ان کو کیا نقصان پہنچنا تھا اور اسی طرح (-) اگر وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے اس میں سے جو اللہ نے ان کو خود عطا فرمایا ہے۔ وہ چاہے ریاء کریں چاہیں چھپائیں (-) یہ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ ان سے خوب واقف ہے' ان کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

پس ان آیات کریمہ کے ساتھ یہ مضمون جو انفاق فی سبیل اللہ کا میں بیان کرتا چلا آیا ہوں میرے نزدیک مکمل ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث نبویہ اور چند اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعود (-) آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 159 میں درج ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا (-) بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا۔ تو بخل سے بچنا جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی ضروری ہے کیونکہ ہم نے دنیا میں زندہ رہنا ہے۔ خدا کے پیغام کو اگلی نسلوں میں جاری کرنا ہے۔ اور صرف اس بیماری یعنی بخل کا شکار ہو گئے تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہم پر ضرور صادق آئے گا کہ پہلی قوموں کی طرح ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ تفسیر یہاں بیان نہیں فرمائی مگر دوسری بہت سی احادیث میں' بخل سے کیوں قومیں ہلاک ہوا کرتی ہیں' یہ تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ مگر میں نے یہ مختصر حدیث جو جامع مانع ہے یہ آج کے خطبے کے لئے چنی ہے۔

ایک اور حدیث جو مسند احمد سے ہی لی گئی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی قمیص پہنی ہے۔ یہ بہت ہی لطیف مثال ہے اور اس کو پڑھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت اور فراست پر' آپ پر بڑھ بڑھ کر درود بھیجنے کو دل چاہتا ہے۔ کتنی عظیم الشان مثالیں دے کر دونوں کا مقابلہ فرمایا گیا ہے۔ بظاہر ایک ہی کی سی مثال ہے شروع ایک بات سے ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی قمیص پہنی ہوئی ہو۔ بعض دفعہ زرہیں پہنی جاتی ہیں ان سے سینہ جکڑا جاتا ہے اور اس مضمون میں بھی یہی بیان ہے کہ ایسی لوہے کی قمیصیں پہنی ہوئی ہیں جن میں سینے جکڑے جاتے ہیں۔ سخی نے بھی پہنی ہوئی ہے' بخیل نے بھی پہنی ہوئی ہے مگر آگے جا کے ایک فرق پڑ جاتا ہے۔ سخی جب کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کی آہنی قمیص کا حلقہ کھل جاتا ہے۔ جب سخی خرچ کرتا ہے تو حلقہ تھوڑا سا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور یہ اتنی گہری نفسیاتی حکمت ہے کہ اس پہ جتنا غور کریں اتنا ہی دل رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں' ثناء میں ڈوب جاتا ہے۔ ہر دفعہ جب ایک شخص ایسے خرچ کی توفیق پاتا ہے جس سے پہلے اس کو کچھ تنگی محسوس ہو رہی ہو تو لازماً اس کے بعد اسی مضمون میں مزید خرچ کرنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دنیا میں بھی یہی حال ہم دیکھتے ہیں اور دین میں بھی بالکل یہی حال ہے۔

پس رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بظاہر دونوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں جنہوں نے سینوں کو جکڑ رکھا ہے مگر ہر شخص جو کچھ خرچ کرتا ہے اس کے حلقے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ قمیص کھل جاتی ہے کوئی بھی پھر تنگی نہیں رہتی۔ دنیا کی قربانیاں ہوں یا دین کی قربانیاں ہوں دونوں میں وہ خرچ کرتا ہے۔ اور اس خرچ سے لذت پاتا ہے' شرح صدر نصیب ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ اس کی جکڑ سے آزاد ہو جاتا ہے لیکن بخیل کو وہ قمیص جکڑتی چلی جاتی ہے اور اس طرح اس کی گرفت بڑھتی جاتی ہے۔ تمام بخیلوں کا یہی حال ہے۔ جتنا بخل میں آگے بڑھتے ہیں اتنا بخل ان کے سینوں کو تنگ کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس حال میں مرتے ہیں کہ جو کچھ بخل کر کر کے اکٹھا کیا سارا دنیا میں پیچھے کے لئے چھوڑ جاتے ہیں اور حساب لینے والے فرشتوں کے سوا اور کچھ نہیں پاتے۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "خدا ایسے لوگوں کو نہیں چاہتا جو بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے مال کو چھپاتے ہیں" یکتمون والی بات وہی ہے جو مسیح موعود (-) یہاں بیان فرما رہے ہیں۔ "یعنی محتاجوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے" پھر فرمایا ریاکاروں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریاء سے بچے اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے لیکن جب ریاء کا موقع ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اس مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو۔"

اپنے ایک (رفیق) کا ذکر خیر فرماتے ہیں اور آپ ہی کے الفاظ میں میں یہ بیان کرتا ہوں "حبی فی اللہ سید عبدالہادی صاحب اوورسیئر۔ یہ سید صاحب انکسار اور ایمان اور حسن ظن اور ایثار اور سخاوت کی صفت میں حصہ وافر رکھتے ہیں۔ وفا اور متانت شعار ہیں ابتلاء کے وقت استقامت، کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ وعدہ اور عہد میں پختہ ہیں۔ حیاء کی قابل تعریف صفت ان پر غالب ہے" پس وہ لوگ جو ریاء سے کام نہیں لیتے ان میں حیاء ضرور ہوتی ہے اور یہ اللہ کا احسان ہے اگر کسی شخص میں حیاء پائی جائے تو وہ اپنی نیکی سے حیاء کرتا ہے اور جس میں حیاء نہ ہو وہ بدی سے بھی حیاء نہیں کرتا یا بدی کو چھپانے میں بعض دفعہ حیاء سے کام لیتا ہے تو صفت ایک ہی ہے لیکن دو طرح سے اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ فرمایا "حیاء کی قابل تعریف صفت ان پر غالب ہے۔ قابل تعریف پر جو زور ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ حیاء کی بعض دفعہ قابل مذمت صفت بھی ہوا کرتی ہے۔ "اس عاجز کے سلسلہ بیعت میں داخل ہونے سے پہلے بھی وہی ادب ملحوظ رکھتے تھے جو اب ہے۔ اللہ جلّ شانہ کا ان پر یہ خاص احسان ہے کہ وہ نیک کاموں کے کرنے کے لئے منجانب اللہ توفیق پاتے ہیں۔ ان کی طبیعت فقر کے مناسب حال ہے انہوں نے اس سلسلہ کے لئے دو روپیہ ماہواری چندہ مقرر کیا ہے۔" اب دو روپے اس زمانے میں بہت بڑی رقم ہوا کرتی تھی لیکن وہ دو روپے جو ماہواری چندہ مقرر کیا تھا وہ تو حساب میں آ جاتا ہے لوگ دیکھتے بھی تھے حیاء کی صفت ان کی کیا تھی یہ اس کے آگے بیان ہے۔

"مگر اس چندہ پر کچھ موقوف نہیں وہ بڑی سرگرمی سے خدمت کرتے ہیں اور ان کی مالی خدمات کی اس جگہ تصریح مناسب نہیں" کیونکہ وہ مالی خدمات جو دو روپے ظاہر کے علاوہ چھپ کر کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہ چھپانا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود (-) اپنے غلاموں کے دل کے حال پر بڑی باریک نظر رکھا کرتے تھے۔ فرمایا "تصریح اس جگہ مناسب نہیں کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی مالی خدمات کے اظہار سے ان کو رنج ہو گا" ایسے بھی ہیں جن کو دکھ ہوتا ہے اس بات سے کہ ان کی مالی خدمات کا شہرہ کیا جائے۔ "وجہ یہ ہے کہ اس سے بہت پرہیز کرتے ہیں کہ ان کے اعمال میں کوئی شعبہ ریاء کا دخل کرے اور ان کو یہ وہم ہے کہ اجر کسی عمل کا اس کے اظہار سے ضائع ہو جاتا ہے" یعنی یہ بات ان کی فی الحقیقت درست نہیں کیونکہ بعض اوقات اظہار کرنے سے قومی فائدہ پیش نظر ہوتا ہے اور اظہار کے نتیجے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ سچے دل والوں کو ہی ریاکاروں کی بات نہیں ہو رہی۔

پس حضرت مسیح موعود (-) کی اس پر بھی نظر ہے۔ آپ نہیں چاہتے کہ جماعت اس سے غلط نتیجہ نکالے۔ ان کی خاطر تو آپ نے سب کچھ چھپا دیا لیکن بعض اوقات خدا کی راہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خرچ کرنے کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور اس اظہار کے نتیجے میں ساری جماعت میں استباق فی الخیرات کی روح ترقی کرتی ہے۔ اس لئے فرمایا "ان کو یہ وہم ہے کہ اجر کسی عمل کا اس کے اظہار سے ضائع ہو جاتا ہے" ایسے لوگ حضرت مسیح موعود (-) کی غلامی میں داخل تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ تجارت کا سلیقہ سکھا رکھا تھا اور ایسے لوگ کثرت سے تھے۔ حضرت عبد الرحمان صاحب مہر سنگھ کا ذکر بارہا پہلے کر چکا ہوں' ان کا حال یہ تھا کہ جب کوئی تنگی ہو تو وہ خدا کی راہ میں خدمت کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ کمانے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے اس وقت کو جس کو وہ روپیہ کمانے پر خرچ کر سکتے تھے روپے کو بھول کر دعوت الی اللہ کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ یہ ان کا اپنا ایک رنگ تھا اور ہمیشہ ایسا ہوا۔ ایک دفعہ بھی اس معاملے میں مایوسی نہیں ہوئی کہ وہ جب دعوت الی اللہ سے واپس آ رہے تھے یا اس دوران خدا تعالیٰ نے ان کو کوئی رقم مہیا فرما دی جو رقم اس چیز کے لئے بہت کافی ہوا کرتی تھی جو ان کو ضرورت ہوتی تھی۔

اور یہ واقعہ ان کا بڑا دلچسپ ہے کہ پھر بڑے فخر سے آ کے گھر کی کنڈی کھٹکھٹایا کرتے تھے اور آواز دیا کرتے تھے اپنی بیگم کو کہ فلاں کی اماں دروازہ کھولو۔ اب جو کنڈی کھٹکھٹائے گا اس کو کچھ کہنے کی ضرورت بھی کیا ہے لیکن وہ انگریزی میں کہا کرتے تھے کیونکہ انگریزی کا ان کو بہت شوق تھا اور یہ ثابت کیا کرتے تھے سکول کے بچوں پر کہ میری بیوی کو انگریزی آتی ہے۔ وہ پوچھتے تھے کیسے آتی ہے بتائیں۔ کہتے جب میں گھر جاتا ہوں تو کنڈی کھٹکھٹا کے کہتا ہوں فلاں کی اماں دروازہ کھولو۔ اسی وقت وہ دروازہ کھولتی ہے اور یہ بات میں انگریزی میں کہہ رہا ہوتا ہوں۔ تو بڑے بڑے دلچسپ انسان تھے جو اپنے اپنے رنگ میں ایک مثال تھے اور انہی مثالوں کی یہ خیر ہے کہ ان کی اولاد بھی اسی طرح نیکیوں میں حصہ پا رہی ہے۔

نیکیوں کے متعلق یاد رکھیں کہ یہ ضائع نہیں ہوا کرتیں' ان معنوں میں بھی ضائع نہیں ہوا کرتیں کہ گویا ایک ہی نسل تک محدود رہ جائیں۔ نیکیاں نسلاً بعد نسلٍ چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ جو وعدہ فرمایا ہے کہ میں بڑھاتا ہوں اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ اس شخص کے اموال کو برکت دیتا ہوں یا اس کی نیکیوں کو بڑھاتا ہوں۔ مراد یہ ہے کہ اتنا بڑھاتا ہوں کہ نسلاً بعد نسلٍ چلتی چلی جاتی ہیں۔ پس ہم نے حضرت مسیح موعود (-) کے (رفقاء) کی صورت میں ایسی مثالیں بکثرت دیکھی ہیں اتنی کہ ان کا بیان ممکن نہیں۔ اپنے اپنے رنگ میں فقیر راہ مولا تھے اور ان کے انفاق کا بھی اپنا اپنا رنگ تھا لیکن ان میں سے کسی ایک میں بھی ریاکاری نہیں تھی بلکہ حتی المقدور کوشش کرتے تھے کہ اپنی نیکیوں کو چھپالیں۔

پس یہ ایک ایسا گر ہے جس کو جماعت کو سیکھنا چاہئے اور پلے باندھنا چاہئے کیونکہ ریاکاری سے بچیں گے اور بخل سے بچیں گے تو نہ صرف اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگی میں کامیاب فرمائے گا بلکہ آپ اپنی نسلوں کی زندگی میں بھی مسلسل ان نیکیوں کو جاری دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک ایسا سلوک دیکھیں گے جو کوثر کی طرح کبھی بھی ختم نہیں ہوتا۔

اس قسم کے بزرگوں میں سے ایک حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب بھی تھے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود (-) کو آپ کے دعویٰ سے پہلے ہی پہچان لیا تھا۔ انہوں نے آپ کو مخاطب کر کے کہا تھا "تم مسیحا بنو خدا کے لئے" کاش تم مسیحا بن جاؤ کیونکہ تم میں میں مسیحائی کی علامات دیکھ رہا ہوں۔ پس حضرت مسیح موعود (-) کی وہ مسیحائی کی علامات جو آپ اپنے نفس سے بھی چھپاتے تھے خدا نے اپنے ایک بزرگ بندے پر ان صفات کو روشن کر دیا اور اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود (-) آگے جا کر بیان فرمائیں گے کہ تم خدا کی خاطر چھپنے کی کوشش بھی کرو تو امر واقعہ یہ ہے کہ اگر تم سنجیدگی اور اخلاص سے چھپنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں چھپنے نہیں دے گا۔ تمہاری نیکیوں کو اس طرح ظاہر فرمائے گا کہ لوگ ان کی مثال پکڑیں۔ پس نیکیوں کی خاطر اللہ تعالیٰ گویا تمہاری نیکیوں سے پردہ اٹھا دے گا۔

تو خدا کے پردے اٹھانے کے رنگ بھی عجیب ہیں کبھی وہ نیکیوں سے پردے اٹھاتا ہے کبھی لوگوں کی بدیوں سے بھی پردے اٹھاتا ہے۔ یہی دعا کرنی چاہئے کہ اگر ہماری نیکیاں اس لائق ہیں کہ ان سے پردہ اٹھانا خدا کے نزدیک بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ہو تو تب اللہ ان سے پردہ اٹھائے مگر اس رنگ میں نہ اٹھائے کہ ہمیں کوئی نقصان پہنچے۔ اگر اس اخلاص کے ساتھ آپ اپنی نیکیوں کو چھپانے کی کوشش کریں گے تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں پردہ اٹھائے گا کہ آپ کے اخلاص کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن بنی نوع انسان کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچے گا۔ پس یہ ان حضرت صوفی احمد جان صاحب کے صاحبزادے ہیں صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب۔ بڑے لمبے قد کے تھے اور ان سے حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی بہت سی روایات ہیں اور ان کا اپنا ایک رنگ عجیب تھا۔

صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب اپنے والد سے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ ہمارے گھر میں خرچ نہ تھا۔ میرے والد صاحب نے میری والدہ سے پوچھا آٹا ہے؟ کہا نہیں۔ مال ہے؟ جواب نفی میں ملا۔ ایندھن ہے؟ وہی جواب۔ جیب میں ہاتھ ڈالا' دو روپے تھے۔ فرمانے لگے اس میں تو اتنی چیزیں پوری نہیں ہو سکتیں میں ان روپوں سے تجارت کرتا ہوں۔ وہ دو روپے کسی غریب کو دے کر نماز پڑھنے چلے گئے۔ یہ ان کی تجارت تھی۔ راستے میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دیئے۔ وہ دہ دنیا ستر آخرت کا ایک یہ بھی مطلب ہے۔ مگر یہاں دو کے بدلے دس ملے ہیں اس کا اس سے تعلق نہیں۔ دو کے بدلے دس اس لئے ملے کہ ان کو جو ضرورت تھی بعینہٖ دس روپے میں پوری ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حساب ان سے رکھا۔ رستے میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دیئے۔ واپس آ کر فرمایا میں تجارت کر آیا ہوں اب سب چیزیں منگوا لو۔ اللہ کی راہ میں مال دینے سے گھٹتا نہیں۔ بڑھتا ہے۔ یہ جو روایت ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی اس وقت کی ضرورتیں دس روپے میں مکمل طور پر پوری ہو جاتی تھیں۔ اور چونکہ اس نیت سے انہوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا تھا کہ میری ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں پس اللہ نے وہ نیت اس دنیا میں پوری فرما دی۔

حضرت مسیح موعود (-) ایک اور بزرگ (رفیق) کا ذکر فرماتے ہیں۔ فرمایا "حبی فی اللہ میاں عبدالحق خلف عبدالسمیع' یہ اول درجے کا مخلص اور سچا ہمدرد اور محض للہ محبت رکھنے والا دوست اور غریب مزاج ہے۔ دین کو ابتداء سے غریبوں سے مناسبت ہے کیونکہ غریب لوگ تکبر نہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں" یہ میں نے ذکر اس لئے چنا ہے کہ لوگوں پر یہ بات روشن ہو جائے کہ حضرت مسیح موعود صرف کھل کر مالی قربانی کرنے والوں پر ہی تحسین کی نظر نہیں ڈالتے تھے بلکہ وہ بھی آپ کو بہت پیارے تھے جن کو مالی قربانی کی اپنی غربت کی وجہ سے توفیق نہیں ملتی تھی مگر جن کے حالات سے آپ واقف تھے۔ جانتے تھے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے زیادہ ان کو کوئی اور چیز عزیز نہیں ہے۔ پس نہ خرچ کرنے والے بھی اسی مد میں لکھے گئے جس میں خرچ کرنے والے لکھے گئے یعنی توفیق نہ پاتے ہوئے بھی خرچ کرنے کی تمنا بہت تھی۔ یہ مضمون وہ ہے جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ اتنی دفعہ نماز کے بعد تکبیر و تسبیح کیا کرو تو تمہیں خرچ کی توفیق نہیں اور دل چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری یہ توفیق کہ خدا کا ذکر کرتے ہو اس رنگ میں قبول فرمالے گا گویا تم نے خرچ کر دیا اور تمہیں اپنے خرچ کرنے والے بھائیوں سے کم عطا نہیں کرے گا۔ آنحضرت ﷺ نے جب یہ فرمایا تو ان غریبوں کے دل راضی ہو گئے۔ پس جیسے آقا کی باریک نظر تھی ویسے ہی آپؑ کے غلام کی باریک نظر تھی۔ جیسے آقا اپنے غریب صحابہ پر نظر رکھتا تھا' جانتا تھا کہ ان کا دل چاہتا ہے مال خرچ کرنے کو مگر نہیں کر سکتے ان کے دل کی تسکین کے سامان کیا کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود (-) کو بھی یہ توفیق ملی کہ اپنے غریب (رفقاء) کے دل پر نظر رکھ کر ان کے

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل کی تسکین کے سامان کیا کرتے تھے۔ وہ واقعہ جو میں نے بیان کیا ہے اس کے متعلق روایت ہے کہ کچھ عرصے کے بعد یہ بات عام ہو گئی۔ لوگوں نے ایک دوسرے سے باتیں کیں اور یہ بات امیروں کو بھی پتہ چل گئی کہ اس طرح تو بہت جزاء ملتی ہے انہوں نے بھی اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر تسبیح و تحمید شروع کر دی۔ اس پر غریب بھائیوں کو ایک قسم کا رشک آیا۔ انہوں نے کہا او ہو یہ تو ہمارے ساتھ شامل ہو گئے خرچ کی جزاء بھی پائیں گے اور بے خرچ کی جزاء بھی پائیں گے۔ آنحضرت ﷺ سے شکایت کی اس رنگ میں کہ ان کو روکیں وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو کر ہمارے حصے میں سے حصہ بٹا رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں ان کو نہیں میں روکوں گا جن کو خدا دوہرے اجر کی توفیق عطا فرماتا ہے میں کیسے روک دوں۔

تو جماعت کے امراء کو چاہئے کہ اس بات پر بھی نظر رکھیں، کوشش کریں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں پہلے سے بڑھتے رہیں اور غریبوں کی ان نیکیوں میں سے بھی حصہ پائیں جو مال نہ دینے کی وجہ سے یا نہ دینے کی محرومی کے احساس سے عملاً ذکر الٰہی یا دوسری نیکیوں میں زیادہ حصہ لیتے ہیں۔ اس سے ان کو دوہرا اجر نصیب ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عادت سے ان کی اولادوں کے مقدر چمک اٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (-) عبدالحق خلف عبدالسمیع صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ اس سعادت کا عشر بھی حاصل کر سکیں جس کو غریب لوگ کامل طور پر حاصل کر لیتے ہیں" یہ امر واقعہ ہے کہ دولت مندوں میں یہ لوگ بہت کم ہوتے ہیں مگر اگر ہوں تو ان کا نصیبہ دنیا میں بھی جاگ اٹھتا ہے اور آخرت میں بھی۔

"فطوبٰی للغرباء" بڑی خوشی کی بات ہے۔ خوشخبری ہے غرباء کے لئے۔ "میاں عبدالحق باوجود اپنے اخلاص اور کمی مقدرت کے ایک عاشق صادق کی طرح محض للہ خدمت کرتا رہتا ہے اور اس کی یہ خدمات اس آیت کا مصداق اس کو ٹھہرا رہی ہیں (-) یہاں ایک اور معنی اس آیت کا حضرت مسیح موعود (-) نے بیان فرمایا ہے جس پر عام طور پر مفسرین کی نظر نہیں جاتی۔ (-) یہ مطلب لیا جاتا ہے جو اپنی جگہ درست ہے کہ وہ مال سے خدا کی راہ میں اس وقت بھی خرچ کرتے ہیں جبکہ ان کو مالی تنگی کا سامنا ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے اس کے علاوہ ایک اور مضمون اس آیت میں پڑھا ہے۔ خواہ ان کو مالی تنگی خدمت سے باز رکھتی ہو۔ یعنی مالی خدمت سے باز رکھتی ہو وہ نفس کی قربانی سے باز نہیں آتے۔ (-) اپنے نفس کو اس راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ بہت ہی پیاری تفسیر ہے جس کو دیکھ کر انسان عش عش کر اٹھتا ہے۔ اب یہ تفسیر کیا نعوذ باللہ من ذلک گندوں کو بھی عطا ہو سکتی ہے۔ جن کے دل اللہ پاک کرے ان کے سوا کسی کو یہ تفسیر عطا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور دشمن (-) اگر صرف اس ایک تفسیر پر غور کر لے جیسے میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے ہر تفسیر میں حضرت مسیح موعود (-) کا ایک ایسا رنگ ہے جو عارف باللہ کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ تو دشمن اگر اس چیز کو دیکھ لے تو ہرگز کبھی حضرت مسیح موعود (-) کے خلاف بدکلامی کی جسارت نہیں کر سکتا۔ ایمان لانا یا نہ لانا یہ الگ مسئلہ ہے مگر ایسے پاکباز پر بدزبانی کی جسارت نہیں کی جا سکتی جو اللہ کے عشق میں گم ہو اور اسی کی ہدایت سے عارفانہ نکات اس کو ملتے ہوں۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی کرو۔ بیک وقت ایک سینے میں یہ دو محبتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی" یہاں نیت کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنا مال بڑھانے کی خاطر خدا سے محبت کرے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ خالص اللہ کی محبت کی وجہ سے مال خرچ کر دے۔

تو حضرت مسیح موعود (-) کا یہ مشاہدہ ہے کہ اگرچہ ان کی نیت یہ نہیں بھی ہوتی تب بھی خدا ان کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت ڈال دیتا ہے۔ کیوں؟ فرمایا "کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے یہ ہے خلاصۂ مضمون۔

جس شخص کو بھی مالی خدمت یا نفس کی خدمت یا جسمانی خدمت یا دماغی خدمت کی توفیق ملتی ہے وہ یاد رکھے کہ یہ اللہ کے احسان سے ہے اور احسان کے نتیجے میں شکر گزار ہونا چاہئے نہ کہ احسان جتانے لگے۔ تو مومن کے دل میں دین کی خدمت کے بعد کسی احسان جتانے کا گمان تک نہیں گزرتا۔ اگر حقیقی عارف ہے تو ضرور سمجھتا ہے کہ ہمیں توفیق مل گئی، بہتوں کو نہیں ملی۔ کتنا بڑا اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں چن لیا ہے اس خدمت کے لئے۔ اس لئے فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم میرے لئے ضروری ہو۔ فرمایا میں تمہارے لئے ضروری ہوں۔ میری دین کی خاطر خدمت کرتے ہو تو اللہ کی پیار کی نظریں حاصل کرتے ہو۔ اس لئے تم میرے لئے ضروری نہیں، میں تمہارے لئے ضروری ہوں۔ اور اس کا ثبوت ایک یہ ہے کہ اگر تم سارے مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ تو خدا مجھے نہیں چھوڑے گا اور میری ساری ضرورتیں پوری کرے گا اور ایسی قوم لے آئے گا جو قوم مالی خدمات اور جسمانی اور دینی اور قلمی اور روحانی خدمات میں تم سے پیچھے نہیں رہے گی۔

"تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔"

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود (-) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔ "میں پھر اصل بات کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ دولت مند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں" یعنی پہلی باتوں سے یہ شبہ نہ گزرے کہ دولت مند دھتکارے ہوئے لوگ ہیں ان کو توفیق مل ہی نہیں سکتی ہے "ممارزقنٰھم ینفقون (البقرہ آیت 4) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم رہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس (اس آیت) میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔"

جہاں خدا کی راہ میں مالی قربانیاں کرتے ہیں اس کے سوا اس بات کو بھی نہ بھلائیں کیونکہ یہ بھی (اس آیت) کے اندر شامل بات ہے کہ جب خدا کی خاطر خرچ کرتے ہیں تو اس کے بندوں کے لئے بھی نرم گوشہ اختیار کریں اور اس طرح قوم کو وحدانیت کا سبق دیں۔ ہر وہ شخص جو واقعۃً تقویٰ کی خاطر اپنی زندگی بسر کرتا ہے وہ اپنے بھائی سے خواہ وہ غریب بھی ہو، محروم بھی ہو، کئی قسم کی کمزوریوں میں مبتلا ہو اس سے نفرت نہیں کرتا ہے بلکہ اس کے لئے دل میں ہمدردی کے سوا اور کوئی جذبات نہیں پاتا۔ اگر کچھ نہیں کر سکتے تو دل کی گہرائی سے کلمۂ خیر کہو۔ بعض لوگ یہ کلمہ خیر کہتے تو ہیں مگر اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے۔ امیر آدمی جو اپنے مال کو چھپائے ہوئے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں جاؤ اللہ تمہارا بھلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے۔ مطلب ہے ہمارا پیچھا چھوڑو۔ اللہ بھلا کرے کی دعا محض منہ سے نکلی ہوئی دعا ہوتی ہے۔ لیکن کچھ لوگ دکھ محسوس کرتے ہیں کہ ہم کچھ دے نہیں سکے۔ وہ جب کہتے ہیں کہ اللہ تمہارا بھلا کرے تو یہ دعا عرش کے کنگرے ہلا دیا کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں بعض غریبوں کی تقدیر بدل جاتی ہے۔ پس یہ ہیں انفاق فی سبیل اللہ والے لوگ جن کے متعلق یہ حضرت مسیح موعود (-) نے فرمایا شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم اس آیت میں شامل ہے۔ مما رزقنٰھم ینفقون

یہ ایک بہت ہی لطیف اقتباس ہے جس میں سے ایک حصہ شروع کا میں ضرور آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ فرمایا:۔ "اس کے بعد متقی کی شان میں (-) آیا ہے۔ یہاں متقی کے لئے مِمّا کا لفظ استعمال کیا کیونکہ اس وقت وہ ایک اعمیٰ کی حالت میں ہے" مِمّا میں جو توفیق اللہ نے بخش دی ہے یہ حضرت اقدس مسیح موعود کی بہت ہی لطیف تفسیر ہے۔ فرمایا صرف وہی توفیق شامل نہیں بلکہ آئندہ جو توفیق خدا عطا فرمائے گا وہ بھی اس میں داخل ہے۔ تو فرمایا اس کی حالت تو ایک اندھے کی سی ہے جسے پتہ نہیں کہ میرے لئے آگے کیا بھلائی اور خیر مقدر رکھی گئی ہے۔

"حق یہ ہے کہ اگر وہ آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا" ایک اور بھی اندھے کی حالت کا بیان ہے۔ "آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا کہ اس کا کچھ بھی نہیں" یہ دونوں باتیں حضرت مسیح موعود (-) نے اس تحریر میں بیان فرمائی ہیں۔ ایک آئندہ جو خدا کے فضل اس پر ہونے والے ہیں ان سے وہ بالکل اندھا ہے' اس کو پتہ ہی نہیں کہ کیا ملنے والا ہے۔ دوسرا یہ کہ آنکھ ہوتی تو دیکھ لیتا کہ یہ سب اللہ ہی کی عطا ہے اس کا تو کچھ بھی نہیں۔ "یہ ایک حجاب تھا جو اتقاء میں لازمی ہے" یہ اندھا پن کوئی برائی نہیں ہے۔ فرمایا "ایک حجاب تھا جو اتقاء میں لازمی ہے۔ اس حالت اتقاء کے تقاضے نے متقی سے خدا کے دیئے میں سے کچھ دلوایا۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے۔" یہ پہلے بھی میں اقتباس آپ کے سامنے کئی دفعہ رکھ چکا ہوں۔ "اس سلسلے کی بلا انقطاع چلنے کی امید ہے" یہ سلسلہ بغیر کسی روک ٹوک کے ہمیشہ جاری رہے اور نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جائے یہ مراد ہے بلا انقطاع "وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرالیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں ہاں جس کو اللہ جل شانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعت ہمت اور اندازۂ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے۔"

اب اس سلسلے میں میں ایک آخری اقتباس ایک دوست کا پڑھ کر سناتا ہوں جو کراچی سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے جب میرے خطبات سنے جو مال سے تعلق میں میں نے امریکہ میں دیئے تھے تو ان کو اس بات کا گہرا رنج پہنچا کہ بعض لوگوں کی کمزوری کی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ میں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ بعض ایسے لوگ ہیں جن کے متعلق میں حالات دیکھ کر فیصلہ کر سکتا ہوں کہ ان کا سارا مال ان کو واپس لوٹا دیا جائے کیونکہ جس رنگ میں انہوں نے خرچ کیا ہے مجھے اس سے کراہت آتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس مال کو خدا تعالیٰ کے پاک مال میں شامل کروں۔ یہ ذکر جو گزرا تھا اس کے بعد جب میں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ایسے لوگ اتنے تھوڑے ہیں' دکھاوے والے لوگ ہی تھے' کہ ان کے مال کو کلیتہً کالعدم سمجھ لیں تب بھی جماعت امریکہ کے اموال پر ایک کوڑی کا بھی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ان خطبات کے بعد جو اطلاعیں آرہی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ جماعت مالی قربانی میں آگے بڑھ رہی ہے۔ مگر یہ لفظ ان کو یاد رہے کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کے مال ان کو واپس کر دوں۔ ان کے خیال میں اتنے زیادہ مال تھے کہ ان کے لئے مجھے بیرونی مدد کی ضرورت پڑنی تھی۔ وہ لکھتے ہیں۔ "میں اپنے آپ کو تمام چندہ واپس کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ **اگر یہ رقم ایک کروڑ تک ہے تو میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ رقم اپنے پیارے حضور کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں خدا تعالیٰ کی اس جماعت میں خدا کے شیروں اور فدائیوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔"**

اللہ تعالیٰ ان کے اس اخلاص کو قبول فرمائے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس کی جماعت کو ضرورت نہیں ہے اور ضرورت کا کچھ سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ پیسوں کی خاطر یہ خطبے نہیں دیئے تھے' لوگوں کی خاطر دیئے تھے کہ لوگ اپنی اصلاح کریں اور اللہ کی نظر میں مقبول ٹھہریں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا پچھلے خطبات میں لوگوں نے میری آواز میں کچھ دیکھا ہوگا جیسے ہلکی ہلکی کھانسی بعض دفعہ اٹھتی ہے۔ کھانسی نہیں وہ گلا صاف کرنے کے لئے بعض دفعہ ایک ضرورت محسوس ہوتی ہے اس کے لئے میں نے بعض مناسب دوائیں استعمال کیں مگر فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ تو اب ایک بات پکڑی گئی ہے جو میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔ کیونکہ بہت سے لوگ آرہے ہیں اور ان کی خواہش ہوگی کہ وہ کچھ نہ کچھ تحفہ مٹھائی کی صورت میں یا کسی اور شکل میں دیں مگر ساتھ اصرار کرتے ہیں کہ تم ضرور کھاؤ اور وہ اکثر بناسپتی گھی کی تیار کی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں جن کے خلاف مجھے سخت الرجی ہے۔ تو کل ہی ایک صاحب تشریف لائے تھے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے جلیبیاں تیار کی ہیں ہاتھ سے تو کی ہیں مگر کی تھیں بناسپتی میں۔ اصرار تھا کہ ضرور چکھو۔ وہ چکھتے ہی ایک دم جو پہلی دواؤں کا اثر تھا سارا جاتا رہا۔

تو اس لئے میں یہ بات بیان کر رہا ہوں کہ جلسے پر آنے والے ضرور کوشش کریں گے کہ ان کا دیا ہوا میٹھا میں ضرور چکھوں یا نمک بھی' جو بھی ہو۔ **وہ یاد رکھیں کہ مجھے بناسپتی گھی سے سخت الرجی ہے اور دواؤں کا جو فائدہ پہنچا ہوتا ہے اس کا کیا دھرا سب ضائع ہو جاتا ہے۔** تو مہربانی فرما کر اس لحاظ سے جلسے کے مہمانوں پر رحم کریں مجھے تقریریں کھلی آواز سے کرنے کی توفیق مل جائے اور اپنے گھروں میں بھی جائزہ لیں۔ جن لوگوں کو بناسپتی سے الرجی ہوتی ہے بعض دفعہ ان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور ہر وقت خود بھی اور بچوں کو بھی کسی نہ کسی گلے یا چھاتی کی بیماری میں مبتلا دیکھتے ہیں تو یہ نسخہ بھی آزما کے دیکھ لیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان کو فائدہ پہنچے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 4 ستمبر 98ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر-21- ستمبر 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر-- ورک شاپ-
10-30 رات- درس القرآن- جنوری 98ء
2-25 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
3-30 رات- چینی زبان سیکھیے-
4-50 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر3-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ- مجلس سوال و جواب- خدام کے ساتھ اکتوبر- 1994ء-
7-15 صبح- اردو کلاس-
8-20 صبح- چینی زبان سیکھیے
8-50 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ-
11-20 دوپہر- درس القرآن 98-1-6
12-45 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر- میاں محمد افضل صاحب-
1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-20 سہ پہر- سپورٹس- سالانہ سپورٹس نابینا 1996ء-
4-40 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھیے-
7-10 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

منگل 22- ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
1-10 رات- روحانی خزائن-
2-05 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
3-15 رات- نارویجین زبان سیکھیے-
4-45 رات- چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
5-15 صبح- لقاء مع العرب-
6-15 صبح- سپورٹس- سالانہ نابینا سپورٹس- 1996ء-
7-40 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد افضل صاحب۔
8-05 صبح۔اردو کلاس۔
9-15 صبح۔نارویجین زبان سیکھئے۔
9-50 صبح۔ہومیو پیتھی کلاس۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 97-3-21۔
12-20 دوپہر۔روحانی خزائن۔
1-20 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-20 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-35 سہ پہر۔طبی معاملات۔سید کلیم الاسلام صاحب کے ساتھ۔
4-35 سہ پہر۔فرنچ زبان سیکھئے۔
7-10 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 98-9-22۔
8-15 رات۔لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ۔23۔ستمبر1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
12-55 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ پاکستان سے مختلف آئٹم۔
1-30 رات۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-55 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 22-9-98
3-05 رات۔فرانسیسی زبان سیکھئے۔
4-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
5-10 صبح۔لقاء مع العرب۔
6-10 صبح۔ طبی معاملات۔ سید کلیم الاسلام صاحب کے ساتھ۔
6-30 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ پاکستان سے مختلف آئٹم۔
7-05 صبح۔اردو کلاس۔
8-15 صبح۔فرنچ زبان سیکھئے۔
8-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 98-9-22۔
10-50 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
11-05 دوپہر۔ سواحیلی پروگرام۔
11-50 دوپہر۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
12-15 دوپہر۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
12-55 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
1-55 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-00 سہ پہر۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ درثمین۔
4-35 سہ پہر۔جرمن زبان سیکھئے۔
7-05 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 98-9-23۔
8-10 رات۔لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔اردو کلاس۔

جمعرات24۔ستمبر1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-05 رات۔لائف سٹائل۔لجنہ میگزین۔
1-30 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر مولانا سلطان محمود انور صاحب۔
2-15 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 98-9-23۔
3-20 رات۔جرمن زبان سیکھئے۔
4-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-20 صبح۔لقاء مع العرب۔
7-15 صبح۔اردو کلاس۔
8-20 صبح۔جرمن زبان سیکھئے۔
8-55 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 98-9-23۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ سندھی ترجمہ کے ساتھ 96-8-24۔
12-30 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ لائف سٹائل۔لجنہ میگزین۔
12-55 دوپہر۔لقاء مع العرب۔
2-05 دوپہر۔اردو کلاس۔
3-15 سہ پہر۔ کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
4-35 سہ پہر۔عربی زبان سیکھئے۔
6-55 رات۔ہومیو پیتھی کلاس۔
8-05 رات۔لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات واعلانات

ہفتہ تحریک جدید
2۔اکتوبر تا 9۔اکتوبر
1998ء

○ "یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔"

(حضرت مصلح موعود)

مکرم امیر/ صدر/ سیکرٹری صاحب تحریک جدید

○ یکم اکتوبر کو مجلس عاملہ کا اجلاس بلا کر پروگرام مرتب کیا جائے۔
○ مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کیا جائے۔
○ 2۔اور 9۔اکتوبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ دلوائیں۔
○ جملہ ذیلی تنظیموں سے استفادہ کیا جائے۔
○ جن افراد کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں پہلے تیار کر لی جائیں اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کریں جو گھر گھر جا کر چندہ تحریک جدید وصول کریں اور 15۔اکتوبر تک وصول شدہ رقوم داخل خزانہ کروا دی جائیں۔
○ جو وعدے غیر معیاری ہیں وہ معیاری کروائے جائیں۔
○ دفتر اول و دوم کے کھاتے بحال کروانے کے لئے کوشش جاری رکھیں۔
○ جو کھاتہ جات بحال شدہ ہیں ان کے بارے میں یہ جائزہ بھی لیں کہ وہ سال بہ سال جاری رہیں۔
○ کسی وارث کی لاعلمی کے باعث کوئی کھاتہ بند نہ ہونے پائے۔
○ 10۔اکتوبر کو مجلس عاملہ کے اجلاس میں جائزہ لیں اور تعاون کرنے والے دوستوں کے اسماء بغرض دعا دفتر ہذا میں بھجوائے جائیں۔
○ ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ بھی جلد دفتر ہذا کو بھجوا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدمت دین کا ایک اہم موقع
احمدی نوجوان آگے بڑھیں

○ معلمین وقف جدید کی کلاس جنوری 1999ء میں شروع ہو گی۔ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اس اہم موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی زندگیاں دین کی خاطر وقف کریں۔

درخواستیں درج ذیل کوائف اور مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ناظم ارشاد وقف جدید کو 30۔نومبر 1998ء تک ارسال فرماویں۔

نام۔ولدیت۔سکونت۔عمر۔تعلیم۔مع سند کی فوٹو کاپی۔دینی مطالعہ۔تاریخ بیعت۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ ماہ ستمبر 98ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "سوانح حضرت ابو بکر صدیقؓ" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔"

(مہتمم اطفال الاحمدیہ۔پاکستان)

موصیان کرام

○ بعض موصیان جائیداد فروخت کرنے کے بعد حصہ جائیداد لیٹ ادا کرتے ہیں جو درست نہیں اور خلاف قاعدہ ہے۔ فروخت شدہ جائیداد کا حصہ جائیداد فوری ادا کرنا ہو گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضروری اعلان

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل۔ روزنامہ الفضل کے چندہ جات کی وصولی اور توسیع اشاعت کے لئے ضلع وہاڑی و ضلع اوکاڑہ اور قصور کے دورہ پر آ رہے ہیں تمام عہدے داران اور احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

صدر انجمن احمدیہ میں محررین وانسپکٹران مال کی ضرورت

○ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اول و کارکنان درجہ دوم و انسپکٹران مال کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص محنتی احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں۔ جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں۔ مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔

1۔ تعلیمی قابلیت بطور کارکن درجہ دوم و انسپکٹران مال میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر کم از کم 18 سال۔ اور درجہ اول کارکن کے لئے B.A ہونا لازمی ہے۔

2۔ درخواستیں 30۔ستمبر 1998ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول۔ صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ نیز شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی بھی ہمراہ دیں۔

نوٹ:۔ درخواست پر وضاحت سے لکھ دیں۔ کہ کارکن محرر کے لئے۔ یا انسپکٹر کے لئے۔ یا دونوں آسامیوں کے لئے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 19- ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
21- ستمبر- غروب آفتاب 6-08
22- ستمبر- طلوع آفتاب 5-54

عالمی خبریں

ایران کے صدر خاتمی جو اقوام متحدہ سے خطاب کے لئے امریکہ جارہے ہیں نیویارک میں قیام کے دوران کسی امریکی عہدیدار سے نہیں ملیں گے۔ انہوں نے ایک غیر معمولی اقدام کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت وہ امریکہ میں مقیم ایرانیوں سے خطاب کریں گے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے یو این ہیڈ کوارٹر میں ایک بڑے ہال کی بکنگ کرالی ہے۔

ایک امریکی تجزیہ نگار کا کہنا ہے کہ ایران افغانستان جنگ چھڑی تو پاکستان بھارت اور روس بھی اس کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ سفارت کاروں کا قتل محض بہانہ ہے۔ جنگ بندی کے لئے ایران وسیع البنیاد حکومت کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ جنگ کی صورت میں طالبان تہران پر سکڈ میزائل پھینک سکتے ہیں۔ سعودی عرب طالبان کی حمایت جاری رکھے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی حالیہ کارروائیوں کا مقصد طالبان کے مخالف شمالی اتحاد کو مضبوط بنانا ہے۔

افغان سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ ایران افغان کشیدگی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے یہ معلوم کرنے کے لئے ثالث مقرر کیا جائے۔ نادانستگی میں مختلف واقعات کا ذمہ دار طالبان کو ٹھہرانا غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ بڑے ممالک کا یرغمال ہے۔

بھارت میں قریباً ایک کروڑ غلام بچوں کو آزادی دلانے کے لئے بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی کی سڑکوں پر سینکڑوں بچوں نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین بچوں کی قیادت کرنے والے 300 بچے غلامی کی مشقت سے رہائی پاچکے ہیں۔ احتجاج کرنے والے بچوں کی عمریں 5 سے 15 سال تھیں۔ ریلی کے اختتام پر صدر نارائن سے مطالبہ کیا گیا کہ بچوں کی غلامی خلاف قانون قرار دی جائے۔ بھارت میں معصوم بچوں سے جبری مشقت لی جاتی ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی پابندیوں سے عراق کے عوام متاثر نہیں ہونے چاہئیں۔

بھارتی صوبہ اترپردیش کے بعد مہاراشٹر بھی سیلاب میں گھر گیا۔ 150- افراد ہلاک ہوگئے۔ ایک لاکھ افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا۔ یو۔پی اور بہار میں دو ماہ سے جاری شدہ سیلاب میں پہلے ہی سینکڑوں افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

روس کے صدر یلسن نے آئی ایم ایف' عالمی بینک اور امداد دینے والے دیگر اداروں کی ہدایت پر بچت کرنے کے لئے 54 ہزار فوجیوں کو سبکدوش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

انڈونیشیا کے وزیر انصاف نے کہا ہے کہ سابق صدر سوہارتو کے خلاف تحقیقات جاری ہیں۔ اگر ان کے جرائم ثابت ہوگئے تو وہ جیل میں جاسکتے ہیں۔

چین نے سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کے لئے غیر ملکی امداد قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ چینی حکومت پہلی بار بیرونی امداد لے گی۔ 1954ء کے بعد سے اسے بدترین صورت حال کا سامنا ہے۔

ملکی خبریں

نارووال سے مسلم لیگ کے ایم پی اے امان اللہ خان بابر کو تین ساتھیوں سمیت قتل کردیا گیا۔ وہ نارووال سے لاہور آرہے تھے کہ نارنگ منڈی کے قریب تعاقب میں آنے والے حملہ آوروں نے کار پر اندھادھند فائرنگ کردی۔ کار بے قابو ہوکر گہرے گڑھ میں جاگری۔ مقتول ایم پی اے خود کار چلا رہے تھے۔ حملہ آور پندرہ منٹ تک کار پر فائرنگ کرتے رہے دونوں اطراف کی ٹریفک جام ہوگئی۔ نامعلوم حملہ آور کار میں بیٹھ کر فرار ہوگئے۔ اس سے پہلے بھی ایک بار ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا جس میں وہ زخمی ہوگئے تھے۔ وہ نارووال سے دوسری بار ایم پی اے منتخب ہوئے تھے۔

افغانستان کے مسئلے پر پاک ایران مذاکرات ناکام ہوگئے۔ وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے بتایا ہے کہ اگر جنگ ہوئی تو پاکستان غیر جانبدار رہے گا۔ ایران نے متنازعہ امور طے ہونے تک افغان سرحد سے فوج ہٹانے سے انکار کردیا ہے۔ ایرانی قیادت کو اس پر بھی قائل نہیں کیا جاسکا کہ سفارت کاروں کے قتل اور طالبان کی فتوحات میں پاکستان ملوث نہیں۔ وزیر خارجہ نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ایران پر بھی افغانستان میں مداخلت کے الزامات ہیں۔ ہم نے پاکستان اور ایران پر افغانستان میں مداخلت کے الزامات کی تحقیقات کے لئے مشترکہ کمیٹی بنانے کی پیشکش کی مگر جواب نہیں ملا۔

بامیان کی جیل سے 20 پاکستانیوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ طالبان نے چار زخمیوں سمیت 70 پاکستانیوں کو بازیاب کرالیا۔

تہران میں پاکستان کے خلاف ایک اور مظاہرہ ہوا۔ پاکستان کے خلاف شدید نعرہ بازی کی گئی۔ ایرانی سفارت کاروں کی ہلاکت کا طالبان سے بدلہ لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ مظاہروں میں ہزاروں افراد شریک تھے۔

سینٹ میں اپوزیشن کے ہنگامہ کے بعد اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کردیا گیا۔ ایوان میں چیئرمین کو رہا کرو اور شیم شیم کے نعرے لگائے گئے۔ اپوزیشن نے فوری طور پر نئے اجلاس کی ریکوزیشن دے دی ہے۔

بینظیر بھٹو پر فرد جرم عائد نہ ہوسکی ان کے وکیل اعتزاز احسن نے کہا کہ احتسابی ریفرنس کی نقول کے کئی صفحات غائب اور مدھم ہیں۔ سپیشل پبلک پراسیکیوٹر نے کہا کہ یہ تاخیری حربے ہیں۔ عدالت نے سماعت 21- ستمبر تک ملتوی کردی۔

اپوزیشن پارٹیوں کے گرینڈ الائنس کیلئے اجلاس یکم اکتوبر کو اسلام آباد میں ہوگا۔ جس میں تمام اپوزیشن پارٹیوں کے ارکان کی شرکت متوقع ہے۔

گھر کے فالتو کمرہ یا پولٹری شیڈ میں مشروم کاشت کریں اور معقول منافع حاصل کریں۔
رینار انٹرپرائز
15- شوکت پلازہ آئی-10 مرکز اسلام آباد
فون: 442098 فیکس 454964

نور احت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ — دوکان 53181 گھر 5399
7- سنگھار سنٹر بیکنگ روڈ لاہور — دوکان 7320977 گھر 7841669

منہ کھر- سرکن- زہرباد
کے علاوہ جانوروں کی 50 امراض کا شفابخش علاج۔ معلوماتی رسالہ مفت بذریعہ ڈاک /5 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
فون: 213156-771 فیکس: 212299-4524

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سنڈھی لونگ
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں
خوشاب کے مشہور تحفے ڈھوڈا' پتیسہ
احمد سویٹس (اینڈ) بیکرز
کالج روڈ ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زدجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز - 23 - شکور پارک ربوہ- فون نمبر : 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنے والے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز- تجربہ کار اساتذہ - جدید ترین Pentium کمپیوٹرز-Net work اور مکمل ایئر کنڈیشنڈ LAB - ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ-
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

ربوہ کے گردو نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس: 212764 گھر: 211379